A-Level Urdu Notes

Mujtaba Hassan Jafri

(0300-4020787)

Visiting Teacher

Title	A-LEVEL URDU NOTES
Published by	MS Books (042-35774780)
Legal Advisor	Ashir Najeeb Khan (Advocate) **AKBAR LAW CHAMBERS** 39-40, 1st Floor, Sadiq Plaza, The Mall, Lahore. 0307-4299886, 042-36314839
For Complaints/Order	**MS Books** 83-B, Ghalib Market, Gulberg III Lahore (042-35774780),(03334504507),(03334548651)

آدھی ملاقات

عزیز طلبہ و طالبات

اردو اے لیول 9686/04 کے یہ نوٹس بہت سے اہم پہلوؤں کو دھیان میں رکھ کر تیار کئے گئے ہیں۔ بیشتر طلبہ و طالبات اے لیول میں اردو مضمون کا انتخاب صرف اس مقصد سے کرتے ہیں کہ بہترین گریڈ لیا جا سکے، جو آگے چل کر کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ بہت سے لوگوں کے نزدیک یہ ایسا مضمون ہے کہ اس میں بغیر تیاری کے بھی اچھا گریڈ آجاتا ہے۔ میں ایسے تمام طلبہ و طالبات پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خیال بالکل بھی درست نہیں ہے۔ محنت اور تیاری تو بہرحال کرنی پڑتی ہے البتہ یہ بات بالکل درست ہے کہ دوسرے مضامین کی نسبت اردو میں کم محنت درکار ہوتی ہے، مگر محنت بہرحال درکار ہوتی ہے۔

بدقسمتی سے آج کل نوجوانوں کا رجحان اردو زبان کی طرف نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسی صورتِ حال میں ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ ادب اور شاعری کو سمجھ پائیں گے، ایک مضحکہ خیز خیال ہے۔ اس حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان نوٹس کی تیاری میں یہ خیال رکھا گیا ہے کہ طلبہ و طالبات کو اپنے ذہن پر زیادہ زور نہ دینا پڑے، یہی وجہ ہے کہ نوٹس کی زبان سادہ اور آسان ہے۔ نصاب کے اس حصے کو جتنا آسان بنا دیا گیا ہے، شاید اس سے زیادہ آسان بنانا ممکن نہیں۔

امتحان کے دوران تین سوالات کے جوابات تحریر کرنے ہوتے ہیں جو تین مختلف ٹیکسٹس پر ہونے چاہئیں۔ اس حوالے سے آسان ترین ٹیکسٹس کا انتخاب کیا گیا ہے اور یہ نوٹس بھی اسی کے مطابق ہیں۔ شاعری کے حصے میں سے صرف ایک ٹیکسٹ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ امتحانی پرچہ میں صفحہ نمبر ۳ پر موجود ہے۔ یہ ٹیکسٹ نمبر ۲ ہے اور اس کا نام ہے نظمیں۔ اس حوالے سے چار شعرا کے اندازِ شاعری پر نوٹس اور ان کی بارہ نظموں کے مرکزی خیال اور تشریحات موجود ہیں۔۔ تاہم شرط یہ ہے کہ سوال a اور b میں سے صرف b کا جواب لکھا جائے۔ صفحہ نمبر ۵ پر ٹیکسٹ نمبر ۵ کا نام افسانے ہے۔ پانچوں افسانوں کے نوٹس موجود ہیں۔

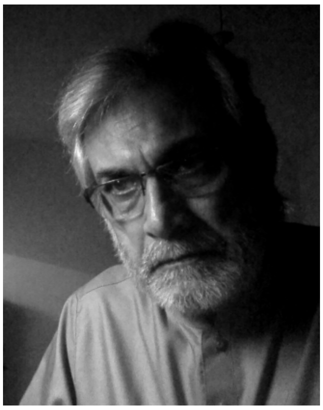

ہر نوٹ کے اختتام پر افسانے کے پوائنٹس بھی درج ہیں تا کہ تیاری میں آسانی ہو۔صفحہ نمبر ۵ ہی پر ٹیکسٹ نمبر ۱۶ انار کلی ڈرامہ ہے۔انار کلی کے ان تمام کرداروں کے نوٹس موجود ہیں جن پر سوال آسکتا ہے۔۹۵ فی صد امکانات ہیں کہ دونوں سوال کرداروں سے متعلق ہوں گے،اس صورت میں آپ اپنی مرضی سے سوال a یا b کا جواب لکھ سکتے ہیں۔صرف ۵ فی صد امکان ہے کہ کرداروں سے متعلق صرف ایک سوال ہو،اس صورت میں آپ اسی سوال کا جواب لکھیے جو کرداروں سے متعلق ہے۔

میں نے پوری کوشش کی ہے کہ نصاب کے اس حصے کو ممکنہ حد تک آسان بنا سکوں۔اُمید ہے یہ آپ کے لئے سود مند ثابت ہوگا۔

رب العزت آپ سب کو کامیابی عطا فرمائے۔۔۔آمین

خیر اندیش

مجتبیٰ حسن جعفری

ٹوبہ ٹیک سنگھ

سعادت حسن منٹو

سعادت حسن منٹو اردو ادب کے ایک بڑے افسانہ نگار ہیں۔ ان کے افسانوں میں کرداروں کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ انسانوں کی ذہنی کیفیات کو بہت خوبصورتی سے اپنے افسانوں میں پیش کرتے ہیں۔ان کے افسانے'ٹوبہ ٹیک سنگھ' کی بنیاد برِصغیر کی تقسیم کا تاریخی واقعہ ہے۔ یوں تو اس موضوع پر بہت سے لکھنے والوں نے لکھا ہے لیکن' ٹوبہ ٹیک سنگھ ' بلاشبہ ان سب میں بہترین افسانہ ہے۔

اس افسانے کے تمام کردار پاگل ہیں اور مقام لاہور کا پاگل خانہ ہے۔ یوں منٹو شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ تقسیم کے وقت برِصغیر کی حالت بھی پاگل خانے جیسی تھی۔انہوں نے پاگلوں کے ذریعے ہوشمندوں کو آئینہ دکھایا ہے۔ مصنف نے حقیقت نگاری کے معیار کو برقرار رکھا ہے اور افسانے کے پاگل کردار پاگلوں ہی کی طرح بے مقصد باتیں اور حرکتیں کرتے ہیں لیکن ان میں بہت گہرے معنی چھپے ہیں۔ جیسے کہ ایک پاگل غسل خانے میں اتنے جوش سے پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگاتا ہے کہ پھسل کے گرتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ منٹو کہنا چاہتے ہیں کہ تقسیم کے وقت بھی لوگ جو کچھ کر رہے تھے جوش کے عالم میں کر رہے تھے اور ان تمام کاموں کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے جو ہوش کے عالم میں نہ کیئے جائیں۔ ایک پاگل کا درخت پر چڑھ جانا اور یہ کہنا کہ وہ نہ ہندوستان میں رہے گا نہ پاکستان میں بلکہ اسی درخت پر رہے گا اس سمت میں واضح اشارہ ہے کہ لوگ عدم تحفظ کا شکار ہو گئے تھے۔ جب وہ پاگل درخت سے اترتا ہے تو اپنے ہندو اور سکھ ساتھیوں

سے گلے مل کر اس خیال سے روتا ہے کہ وہ چند دنوں میں اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ منٹو ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ایک پاگل جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اپنے ساتھ رہنے والوں کی جدائی سے دکھی ہے تو یہی وقت جب ہوشمندوں پر آیا ہوگا تو ان کے دلوں پر کیا گزری ہو گی۔ ایک ہندو وکیل سیاستدانوں کو گالیاں دیتا ہے کہ تقسیم کے سبب وہ اور اس کی محبوبہ جدا ہو گئے۔ گویا یہ صرف زمین کا نہیں بلکہ محبتوں اور دلوں کا بھی بٹوارہ تھا۔ محمد علی نامی پاگل کے واقعہ سے منٹو واضح طور پر کہنا چاہتے ہیں کہ تقسیم کے وقت جتنا بھی خون خرابا ہوا اس کے زمہ دار اس وقت کے سیاسی لیڈر تھے۔

افسانے کا مرکزی کردار ایک سکھ پاگل ہے جس کا نام بشن سنگھ ہے۔ یہ پچھلے پندرہ سال سے اس پاگل خانے میں ہے۔ اس کا تعلق ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے۔ اسے کچھ یاد نہیں کہ سال، دن اور مہینہ کون سا ہے۔ بے ضرر انسان ہے اور زیادہ بات نہیں کرتا۔ کوئی کچھ پوچھے تو ایک بے معنی سا جملہ بول دیتا ہے۔

' اوپڑ ی دی گڑ گڑ دی انکس دی بے دھیانا دی منگ دی دال آف دی لالٹین '

جب پاگل خانے میں تقسیم ہند کی خبر پہنچتی ہے اور اس بات کا ذکر ہوتا ہے کہ تمام ہندو اور سکھ پاگلوں کا ہندوستان بھیجا جا رہا ہے تو بشن سنگھ پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ ہر کسی سے یہی سوال کرتا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کہاں ہے ، ہندوستان میں یا پاکستان میں؟ سبھی پاگل ہیں اس لئے اسے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملتا البتہ باقی پاگل اسے بشن سنگھ کی بجائے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نام سے پکارنے لگتے ہیں۔ نام جو انسان کی پہچان ہوتا ہے وہی بدل جاتا ہے اور اس طرح یہ کردار اس افسانے میں

اپنی مٹی سے محبت کی علامت بن کر سامنے آتا ہے۔

پاگل خانے میں ایک مسلمان پاگل اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے۔ بشن سنگھ اس سے بھی مدد مانگتا ہے لیکن جواب نہ پانے پر غصے سے بڑبڑاتا ہے۔

' اوپڑی دی گڑگڑ دی انکس دی بے دھیانا منگ دی آف واہے گوروجی دا خالصہ اینڈ واہے گوروجی کی فتح۔ جو بولے سونہال، ست سری اکال۔ '

منٹو لکھتے ہیں وہ شاید یہ کہنا چاہتا تھا کہ ' تم مسلمانوں کے خدا ہو اگر سکھوں کے خدا ہوتے تو میری مدد ضرور کرتے' منٹو کہنا چاہتے ہیں کہ برِصغیر میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ صدیوں تک انتہائی پیار و محبت سے رہتے چلے آئے ہیں۔ سیاستدانوں نے اپن مقاصد حاصل کرنے کے لئے لوگوں کے دلوں میں مذہب کے حوالے سے نفرت پیدا کر دی۔

بشن سنگھ کے بچپن کا دوست فضل دین ملنے آتا ہے تو وہ اسے بھی نہیں پہچانتا لیکن اتنا جانتا ہے وہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آیا ہے۔ بشن سنگھ اس سے بھی یہی سوال کرتا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کہاں ہے اور مناسب جواب نہ ملنے پر غصے سے بڑبڑاتا ہے۔

' اوپڑی دی گڑگڑ دی انکس دی بے دھیانا دی دال آف دی پاکستان اینڈ ہندوستان آف دی در فٹے منہ۔ '

بشن سنگھ ہندوستان اور پاکستان دونوں کو گالی دیتا ہے جن کی وجہ سے اس کا ٹوبہ ٹیک سنگھ کھو گیا ہے ۔

افسانے کی آخری سطریں بہت پُرمعنی ہیں۔ جب یادلے کا وقت آتا ہے اور دونوں طرف

سے پاگلوں کو وہگہ کے بارڈر پر لایا جاتا ہے تو وہ ایک ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ اِدھر والے اُدھر جانے اور اُدھر والے اِدھر آنے کو تیار نہیں۔ جب بشن سنگھ کو بارڈر کے پار بھیجا جاتا ہے تو وہاں کے افسر سے بھی یہی سوال کرتا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کہاں ہے۔ یہ پتہ چلنے پر کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان میں ہے وہ بھاگ کر واپس آ جاتا ہے اور زمین کے اس ٹکڑے پر جان دے دیتا ہے جو نہ پاکستان میں ہے نہ ہندوستان میں۔ منٹو لکھتے ہیں۔

> ' اُدھر خاردار تاروں کے پیچھے ہندوستان تھا۔۔۔۔ اِدھر ویسے ہی تاروں کے پیچھے پاکستان۔ درمیان میں زمین کے اس ٹکڑے پر جس کا کوئی نام نہیں تھا، ٹوبہ ٹیک سنگھ پڑا تھا۔ '

بشن سنگھ جو اپنی مٹی سے محبت کی علامت ہے یہاں ان تمام لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں جبراً ان کی مٹی سے جدا کر دیا گیا۔ زمین کے بے نام ٹکڑے پر اس کی موت اس سمت میں اشارہ ہے کہ ایسے تمام لوگوں کے دلوں میں موجود اپنی مٹی سے محبت کا جذبہ نہ ہندوستان کے حصہ میں آیا نہ پاکستان کے اور وہ نئے اور پرانے وطن کے درمیان کہیں کھو گئے فنا ہو گئے۔

MUJTABA HASAN JAFRI
MS BOOKS
03004020787

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔۔۔سعادت حسن منٹو

۱۔ بڑے افسانہ نگار۔۔۔کرداروں کو اہمیت۔۔۔۔انسان کی ذہنی کیفیات

۲۔ افسانے کا موضوع تقسیمِ پاک و ہند۔۔۔۔۔۔بہترین افسانہ۔

۳۔ تمام کردار پاگل۔ مقام پاگل خانہ۔

۴ ہوشمندوں کو آئینہ۔

۵۔ پاگلوں کی بے معنی حرکتوں میں گہرے معنی۔

۶۔ غسل خانے میں نعرہ۔

۷۔ درخت پر رہنے کی ضد۔

۸۔ ہندو سکھ ساتھیوں سے گلے مل کر رونا۔

۹۔ ہندو وکیل کا سیاستدانوں کو گالیاں دینا۔۔۔دلوں کی تقسیم۔

۱۰۔ محمد علی نامی پاگل کا واقعہ۔

۱۱۔ مرکزی کردار بشن سنگھ۔۔۔۔۔جسے کچھ یاد نہیں۔

۱۲۔ ہر کسی سے پوچھتا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کہاں ہے۔

۱۳۔ پاگل اسے ٹوبہ ٹیک سنگھ کہہ کر پکارنے لگتے ہیں۔اس طرح وہ اپنی مٹی سے محبت کی علامت بن کر سامنے آتا ہے۔

۱۴۔ مسلمانوں اور سکھوں کا خدا الگ الگ۔

۱۵۔ فضل دین۔

۱۶۔ آخری منظر۔۔۔۔زمین کے بے نام ٹکڑے پر موت کے معنی۔

MUJTABA HASSAN JAFERI MS BOOKS 03004020787